

E-Content

Instructional Media Centre Maulana Azad National Urdu University Gachibowli, Hyderabad - 32 T.S. India

Subject / Course - B.A 1st Year Islamic Studies

Paper First (Block 2) Islam: Taruf aur Buniyadi Taleemat

Module Name/Title : Hazrat Muhammad PBUH ki Makki Zindagi Part 1



DEVELOPMENT TEAM	
CONTENT	Ms Zeeshan Sarah
PRESENTATION	Ms Zeeshan Sarah
PRODUCER	Mr. Md Aamir Badr



Instructional Media Centre Maulana Azad National Urdu University Gachibowli, Hyderabad - 32 T.S. India









*ناظرین آداب مولاناآزاد نیشنل اردو یونیورسٹی کے اس تعلیمی پروگرام میں،میں ذیشان سارہ آپ تمام کا خیر مقدم کرتی ہوں۔آج کے ہمارے سبق کا عنوان ہے ''محمد کے نبوت سے پہلے کی زندگی''۔

اس سبق میں ہم دیکھیں گے کہ نبی کے نبی کی نبوت ملنے سے پہلے کی چالیس سالہ زندگی کیسی تھی اور اس پورے عرصہ میں کون کون سے اہم واقعات روننما ہوئے،اور ان میں حضور کے کا کردار مبارک کیسا تھا۔

اینے گھروالوں، رشتہ داروں ،ساتھیوں اور دیگر افراد مکہ کے ساتھ آپ ﷺ کا طرز عمل کیسا تھا،آب کے اخلاق و عادات اور آپ کی زندگی سے جڑی دوسری اہم باتیں بھی ہم جاننے کی کوشش کریں گے

تاکہ ہمیں اچھی طرح سے یہ بات معلوم ہوجائے کہ جس شخصیت کو دنیا کے سب سے عظیم ترین منصب یعنی نبوت سے سرفرز كيا گياوه شخصيت كس قدر بلند كردار اور عظمت ورفعت، امانت و صداقت اور و شجاعت عدالت کا بر مثال نمونہ تھی

نبوت سے پہلے کی زندگی کو ہم مختلف واقعات کی روشنی میں سمجھنے کی کوشش کریں گے جو بچپن سے لے کر جوانی اور نبوت تک رونما ہوئے۔

جس میں آپ ﷺ کے خاندان کے بارے میں مختصر معلومات کے ساتھ ساتھ آپیا کی پیدائش،پرورش،آپ کا پیشہ ،حضرت خدیجہ سے نکاح اور مکہ کی اہم سرگرمیوں میں آپ کی حصہ داری شامل

حضور في كالمرائم

تو آیئے سب سے پہلے بات کرتے ہیں خاندان نبوت کی۔عزیز طلبہ اس بات سے آپ لوگ اچھی طرح واقف ہیں کہ حضوراکرم ﷺکا تعلق حضرت ابراہیم کے بڑے بیٹے حضرت اسمعیل کی نسل سے ہے جن کوحضرت ابراہیم نے حجاز میں آباد کیا تھا

اس دور میں ملک شام سے یمن اور یمن سے ملک شام سفر کرنے والے تجارتی قافلے اکثر حجاز سے ہی ہوکرگذرتےتھے لہذا الله کے حکم سے حضرت ابراہیم اور ان کے بیٹے حضرت اسمعیل نے

ملک حجاز کے ایک اہم علاقہ مکہ میں کعبۃاللہ کی بنیاد رکھی اور لوگوں کو خدائے واحد و ایکتا کی عبادت کی طرف دعوت بندگی دی۔قرآن میں سورہ آل عمران میں الله تبارکوتعالی ارشاد فرماتا ہے:

إِنَّ أُوَّلَ بَيْتٍ وُضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِي بِبَكَّةَ مُبَارَكًا وَهُدًى لِلْعَالَمِينَ (آل عمر ان:96) وهُدًى لِلْعَالَمِينَ (آل عمر ان:96) بہلا مبارک گھر جو آدمیوں کے لیئے بنا وہ بکہ(یعنی مکہ)ہے"

دھیرے دھیرے وہاں آبادی بستی گئی اور اس طرح مکہ شہر آباد ہوا۔حضرت اسمعیل نے وہیں پر ایک عرب قبیلہ،قبیلہ جرہم کی رئیس زادی سے نکاح کیا،اس طرح مکہ میں آپ کا خاندان اس دین ابر اہیمی کی دعوت و تبلیغ کا کام انجام دیتا رہا۔

لیکن برسوں بعد آہستہ آہستہ اس دین کے بیروکار غیر اسلامی رسوم و رواج اور عقائد کو اینانے لگے بتھر کے بتوں کو خدا مان کر ان کے، عبادت کرنے لگے ور شرک و بت يرستى ميں گرفتار ہوگئے۔خود كعبۃالله جو توحید کا مرکز ہوا کرتا تھا وہ 360بتوں کا مسکن بن گیا۔

حضرت اسمعیل کی چالیس ویں پشت میں بنو عدنان ہوئے۔بنو عدنان کا سب سے مشہور قبیلہ قریش تھا اور اسی قبیلہ قریش میں ایک اہم شخص قصبی بن کلاب گذرے ہیں

جنہوں نے آل اسمعیل سے چھینا ہوا کعبہ کی تولیت کا حق دوبارہ حاصل کیا،قبیلہ قریش کو مکہ شہر میں دوبارہ آباد کیا اور اثر و رسوخ حاصل کیا۔

قصئ بن کلاب کی او لاد میں کئی خاندان ہوئے جن میں ایک بنو ہاشم تھا اور اسی میں حضور ایس ہوئی۔ ہاشم نے بھی اپنی سرداری پیدائش ہوئی۔ ہاشم نے بھی اپنی سرداری میں کئی اہم امور انجام دئے اور بہت نام کمایا۔ اپ نے مدینہ منورہ کی ایک خاتون سلمی سے نکاح کیا جن سے آپ کو ایک اولاد ہوئی اوراس بچہ کا نام شیبہ رکھا گیا۔

ہاشم کے انتقال کے بعد شیبہ اپنی والدہ کے ہمراہ مدینہ میں ہی رہنے لگے۔8 سال کی عمر تک پہنچے تو ہاشم کے بھائی مطلب کو اینے بھتیجے کا علم ہوا لہذا مطلب مدینہ آئے اور اپنے بھتیجے شیبہ کو لیکر مکہ مکرمہ واپس آئے۔

مکہ کے لوگوں نے جب مطلب کے ساتھ ایک چھوٹے سے لڑکے کو دیکھا تو وہ اسے مطلب کا غلام سمجھ بیٹھے اور اس طرح شیبہ کو وہ 'عبدالمطلب' یعنی مطلب کا غلام کہنے لگے بعد میں شیبہ اسی نام سے مشہور ہوئے یہ وہی عبدالمطب ہیں جو حضور ﷺ کے دادا ہیں۔

عبدالمطلب کو موروثی سرداری اور کعبہ كر متولى ہونے كا شرف حاصل ہوا۔الله تعالی نے ان پر خاص انعام کرتے ہوئے انہیں خواب میں زم زم کے کنویں کی کھدوائی کی بات ذہن میں ڈالی۔آپ نے اپنے خواب پر عمل کیا۔

اس طرح زمزم کا وہ کنواں جو برسوں پہلے نا پید ہو گیا تھا عبدالمطلب نے اسے دوبارہ دریافت کرلیا۔جس سے ان کی سرداری، رتبہ اور عزت و احترام میں بھی کافی اضافہ ہوا

اس کے علاوہ اللہ تعالی نے آپ کی دعا قبول کرتے ہوئے آپ کو دس بیٹوں سے نوازہ۔ان میں سب سے چھوٹے بیٹے کا نام عبداللہ تھا۔

جب عبدالله جوان ہوئے تو عبدالمطلب نے ان کا نکاح قبیلہ بنو زہرہ میں وہب بن عبدمناف کی لڑکی آمنہ سے کیاجو قریش کے تمام خانو ادوں میں سب سے زیادہ ممتاز مانی جاتی تھیں۔

نکاح کے کچھ عرصہ بعد عبدلله نے شام کا سفر کیا،وایسی پر مدینہ منورہ میں آپ بیمار ہوئے اور انتقال کرگئے۔اوراپنے ترکہ میں اونٹ،بکریاں اور ایک باندی چھوڑی جس کا نام برکہ اور کنیت ام ایمن تھی

پیدایش

آپیک کے والد محترم کے انتقال کے دو ماہ بعد اور واقعہ فیل کے ایک سال بعد نبی کی پیدایش ہوئی۔آپیک کی تاریخ پیدایش کی مختلف روایتیں ہمیں سیرت کی کتابوں میں ملتی ہیں۔

ربیع الاول جب 12/بعض سیرت نگار / ربیع 9کہ بعض آپﷺ کی تاریخ پیدایش ربیع الاول 12الاول بتاتے ہیں۔ اس میں مشہور تاریخ ہے لیکن صحیح اور راجح تاریخ ہے الاول مانی جاتی ہے تاریخ 9ربیع الاول مانی جاتی ہے

وہ دو شنبہ یعنی پیر کا دن تھا۔اور عیسوی ء آپ کی 571/اپرل 22یا 21کے مطابق تاریخ پیدایش ٹہری۔۔

آپ کی پیدایش کی خبر ہی ہی آمنہ نے آپ کے دادا عبدالمطلب کو پېنچائی تو وه خوشی سر جهوم المهر اور وه اپنے چہینے مرحوم بیٹے عبدالله کی واحد اولاد کو اینے ساتھ لے کر كعبة الله تشریف لے گئے۔اور آپ كا اسم مبارک ''محمد'' رکھا،جس کے معنی ہیں بہت زیادہ تعریف کیا گیا۔

رضاعت

بیدایش کے بعدسب سے پہلے حضور ﷺ کو آپ کی والدہ نے دودھ پلایا پھراس کے بعد ابو لہب کی باندی ثویبہ نے پلایا پھر عربوں کے رواج کے مطابق اب بنو سعد کی ایک دائی حلیمہ سعدیہ کو رضاعت کے لئے سونپ دئے گئے ۔

دراصل عربوں میں یہ رواج تھا کہ بچہ
کی پیدائش کے بعد صحت مند فضا میں
اس کی پرورش اور خالص عربی زبان و
زبان آوری سکھانے کے لئے اسے دیہات
کی کسی عورت کے سپرد کردیا جاتا تھا

وہ اجرت پر اس بچہ کو دودھ پلاتی اور دو ڈھائی سال کے عرصہ بعد دودھ چھڑاکر واپس اس کے گھر والوں کے حوالے کردیتی تھی۔

جب آب ﷺ کی پیدایش ہوئی تو بی بی حلیمہ سعدیہ نے انہیں اپنی رضاعت میں لے لیا اور اس کے بعد ان پر الله کی برکت ایسے نازل ہوئی کہ وہ اور ان کا خاندان خوشحالی کی زندگی گذارنر

انتہائی قحط سالی کے موسم میں بھی ان کی بکریاں جب چرنے جاتیں تو پیٹ بھر کر لوٹتی تھیں اور خوب دودھ دیتی تھیں جب کہ اسی دیہات میں دیگر لوگوں کی بکریاں بھوکے بیٹ واپس آتی تھیں۔

حضور ﷺ دائی حلیمہ کے پاس کل دو سال تک رہے اور ان دو سالوں میں اس طرح کے کئی ایک بابرکت تجربات سے دائی حلیمہ اور ان کا خاندان مستفید ہوتا رہا۔جب دو سال پورے ہوئے تو انہوں نے محمد ﷺ کا دودھ چھڑادیا اور ان کی والدہ بی بی آمنہ کے پاس واپس لے گئیں۔

اتفاقا مکہ میں اس وقت ایک وبا چل رہی تھی۔ لہذا اس ڈر سے کہ یہ وبا محمد کے کو بھی متاثر نہ کردے، وہ بی بی آ منہ سے اصرار کرکے محمد کے کو اپنے ساتھ دیہات واپس لے آیئ

پھر مزید ایک یا دو سال تک محمد کے بی بی حلیمہ کے پاس ہی رہے۔اسی دوران واقعہ شق صدر رونما ہوا جس سے خوف کھا کر دائی حلیمہ نے محمد کے حوالے کر دیا۔

والده محترمہ کی آغوش میں

جب حضور ﷺ 6 برس کے ہوئے تب بی بی آمنہ کا دل جاہا کہ وہ اپنے مرحوم شوہر کے قبر کی زیارت کریں لہذا ہی ہی آمنہ حضور ﷺ کو لے کر مدینہ منورہ روانہ ہوئیں۔ اس سفر میں ام ایمن بھی ساتھ تھیں۔

• بی بی آمنہ وہاں ایک ماہ تک مقیم رہیں ۔ جب وایس مکہ آرہی تھیں تومدینہ سے قریب ابوا کے مقام پر بی بی آمنہ کا انتقال ہوگیا۔اوروہیں آپ کو سپرد خاک کردیا گیا۔جس کے بعدام ایمن حضور ﷺ کو اپنے ساتھ مکہ مکرمہ واپس لے کر آیئں۔

دادا عبدالمطلب كى آغوش ميں

اس یتیم و بسیر بچے کو ان کے دادا نے بڑی محبت سے اپنی آغوش میں لیا اور بے پناہ لاڈ و پیار سے آپ کی پرورش کی۔وہ محمد ﷺ کو ہمیشہ اپنے ساتھ رکھتے تھے اور اپنے ہی ساتھ سلاتے

اور جب آب ﷺ 8 برس کے ہوئے۔تو یہ سایہ شفقت بھی آپ کے سر سے اٹھ گیا اور عبدالمطلب انتقال کر گئے۔لیکن وفات سے پہلے اپنے محبوب پوتے کی ذمہ داری اپنے بیٹے ابو طالب کو سونپ کر اپنا آخری فرض بهی انجام دیا۔

چچا محترم کی آغوش تربیت میں

ابو طالب عبدالله کے سگے بھائی تھے۔جس وقت حضور ﷺ ابو طالب کی کفالت میں آئے اس وقت خود ابو طالب بهی صاحب او لاد تهر لیکن باوجود اس کے آپ نے ہمیشہ حضور ﷺ کو اپنی سگی اولاد سے بڑھ کر محبت دی۔ابوطالب اوران کی زوجہ محترمہ حضور ﷺ کے ہر آرام اور کھانے پینے کا خیال رکھتے تھے۔

• نبی ﷺ کو بھی اس کا بھرپور احساس رہنا تھا۔اس لئے آپ اپنے محبوب چچا کی مدد بھی کرنا چاہتے تھے۔لہذا جب نبیﷺ کی عمر مبارک10 برس کی ہوئی تو آپ نے اجرت پر بکریاں چرانا شروع کیا تاکہ اپنے چچا کا کچھ باته بنا سكير.

ملک شام کا پہلا سفر

جب آپ12 برس کے ہوئے تب مکہ سے تجاری قافلہ ہر سال کی طرح اس سال بھی ملک شام جانے کا ارادہ کررہا تها آپی کے چاابوطالب بھی اس قافلہ کے ہمراہ تھے۔نبی اللہ اللہ ساتھ چلنراصرار کیا۔

چچا نے بھی فرط محبت میں انکارنہیں کیا اور بھتیجے کو اپنے ساتھ لے کرسفر پر روانہ ہوگئے۔جب اس قافلہ نے شام سے قریب بصرہ کے مقام پر پڑاؤ کیا۔تب وہاں قریب میں عیسایئوں کا ایک کلیسا تھا۔

اس کلیسا کے راہب کا نام جرجیس تھا اوروہ بحیرہ کے نام سے مشہور تھا اس راہب نے مسافروں کی مہمان نوازی کے دوران محمد ﷺ کو ان کے خاص اوصاف کی بنا پر پہچان لیا کہ یہ لڑکا پوری انسانیت کا مسیحا اور وقت کا نبی ہونے والا ہے

انجیل میں بھی یہ پیشن گوئی موجود ہے۔بحیرہ راہب نے ابو طالب پر یہ بات سے ظاہر کی اور ملک شام میں محمد کے کویہود سے ہونے والے خطرہ سے بھی آگاہ کیا۔اور لوٹ جانے کا مشورہ دیا۔

لہذا ابوطالب نے حضورو کو اپنے غلام کے ساتھ مکہ مکرمہ واپس بھیج دیا۔گویا یہ پہلا واقعہ تھا جس میں محمد کے محسن انسانیت ہونے کا اشارہ ملا۔

حرب فجار

آپی جب15 سال کے تھے تب عرب میں ایک بہت بڑی جنگ چھڑ گئی۔جو جنگ فجار کے نام سے مشہور ہے۔یہ بات آپ کو معلوم ہے کہ دور جاہلی میں جنگ و جدال کا دور ایام العرب كہلاتا ہے۔معمولی باتوں پر قبیلوں كے درمیان جنگیں چھڑ جاتیں جو برسوں چلتی رېتى تهيں۔

البتہ چار مہینوں کو عرب مقدس مانتے تھے۔وہ مہینے محرم،رجب،ذی قعدہ اور ذى الحجم ہیں۔ ان قابل احترام مہینونمیں جنگ کرنا ممنوع تھا۔لیکن ان ہی مہینوں میں قبیلہ قریش اور قبیلہ قیس کے درمیان جنگ شروع ہوگئی ۔

چوں کہ ان مقدس مہینوں کی حرمت اس جنگ کہ وجہ سے تار تار ہوگئی تھی لہذا اس جنگ کو جنگ فجار یعنی فاجروں(گنہگاروں) کی جنگ کہا جاتا ہے۔نبی نے بھی اس جنگ میں شرکت کی۔

• مگر چوں کہ آپ ذاتی طور ر امن پسند تھے اور لڑائی جھگڑوں کو ناپسند کرتے تھے اس لئے آپ نے اس جنگ میں باضابطہ طور پرکوئی حصہ دار نہیں نبھائی۔

حلف الفضول

جنگ فجار سے دونوں قبیلوں کا جانی و مالی نقصان ہوا۔سینکڑوں افراد مارے گئے۔جن کے بعد انکی بیواوں اور یتیم بچوں کا کوئی پرسان حال نہ تھا۔عربوں کا ماحول بھی ایسا تھا کہ وہاں کسی کی جان و مال محفوظ نہ تھے۔ مسافروں کو بھی لٹیرے لوٹ لیا کرتے تھے

اور انہیں انصاف نہیں ملتا تھا۔لہذا قریش ودیگر قبیلوں کے حساس دل رکھنے والے چند شرفا عبداللہ بن جدعان کے گھر جمع ہوئے اور اس جنگ میں مارے جانے والے افراکے متاثرین کی مدد کرنے اور مکہ سے ظلم کو دور کرنے ، ہوئے اور آپس میں یہ عہد و پیماں کیا

اس معاہدے کی شروعات آپیگیکے چچا زبیر بن عبدالمطلب نے کی تھی، خود نبی اس معاہدے میں شریک تھے ۔ ،اور اسلام کے بعد بھی آب اس معاہدے کو باد کرکے خوب سراہتے تھے۔ اس وقت آپیک کی عمر مبارک 20سال تھی۔

اس معاہدے کو 'حلف الفضول'اس لئے کہا جاتا ہے کہ کچھ لوگوں کے مطابق اس میں شرکت كرنے والوں كے نام میں فضل اور افضل نامی افرادکی کثرت تھی اور بعض کے مطابق چوں کہ یہ معاہدہ اپنے مقاصد کے اعتبار سر افضل تها لهذا اسر حلف الفضول کہا گیا۔

تجارت اور تجارتی سفر

اپی جوان ہوئے تو ابوطالب اور قریش کی اکثریت کی طرح تجارت کا پیشہ اختیار کیا۔25برس کی عمر تک آپ پورے مکہ میں اینی امانت داری اور صداقت کے باعث امین و صادق کے لقب سے مشہور ہو چکے تهراس وقت عرب میں نہ صرف مرد بلکہ خواتین بھی تجارت کیا کرتی تھیں۔

ان میں ایک مشہور تاجرہ حضرت خدیجہ بنت خویلدہ ہی تھیں جو بہت ہی ذہین اور مالدار خاتوں تھیں،اپنے بلند کردار اور پاکیزگی کے باعث 'طاہرہ' کے نام سے مشہور تھیں۔آپ کا تعلق قریش کے قبیلہ بنو عبدالعزی سے تھا۔

حضرت خدیجہ اپنا تجارتی مال خود فروخت کرنے کے علاوہ دیگر تاجروں کے ذریعہ بھی فروخت کرایا کرتی تھیں۔حضور کے امانتداری اور صداقت کی خبر جب حضرت خدیجہ تک پہنچی تو انہوں نے چاہا کہ وہ اپنا مال محمد کے ہاتھوں فروخت کروائیں۔

بی بی خدیجہ نے حضور کے کو اس کی پیش کش کی تو انہوں نے بھی اس پیش کش کو بخوشی قبول فرمالیا۔اورشام کے تجارتی سفر پر روانہ ہوگئے۔اس سفر میں آپی کے ساتھ حضرت خدیجہ کے غلام میسرہ بھی شریک تھے۔

نكاح

سفر سے واپسی پرحضرت خدیجہ نے دیکھا کہ کہ ان کے مال کا دوگنا منافع حاصل ہوا ہےتوبہت خوش ہوئیں۔ان کے غلام میسرہ نے بھی حضوراقدس ﷺ کے بلند کردار ،تجا رت میں ان کی معاملہ فہمی صاف گوئی، راست بازی،دیانت داری اور فراست وغیره کا آنکھوں دیکھا حال بھی حضرت خدیجہ سے بیان کیا۔

حضرت خدیجہ حضور ﷺ سے بہت متاثر ہوئیں اور اپنی کنیز انیسہ بنت منبہ کے ذریعہ حضور ﷺ کے پاس اپنے نکاح کا پیغام بھیجا۔آپ ﷺ نے بخوشی قبول کیا اور اپنے چچا حضرت حمزہ کے ساتھ جاکر نکاح کی تاریخ مقرر کی۔

اور پھر مقررہ تاریخ پر دونوں افراد کے عزیز و اقارب کی موجودگی میں نکاح کی تقریب انجام پائی۔ نکاح کا خطبہ حضرت ابوطالب نے پڑھا،حضور نے 20 اونٹ مہر معجل ادا کیا۔اور جب تک حضرت خدیجہ زندہ تھیں آپی نے دوسرا نکاح نہیں کیا۔

كعبة الله كى تعمير

حضرت ابراہیم اور حضرت اسمعیل تنر جب کعبۃ للہ کی تعمیر کی،تب سے اس کی دیواریں صرف 7ہاتھ کے برابر تھیں اور اس پر کوئی چھت نہ تھی کھلی چھت کی وجہ سروہ غیر محفوظ تھا ساتھ ہی تیز بارش نے کعبہ کی دیواروں کو بھی خستہ حال بنادیا تھا جس کی وجہ سے بار بار تعمیر کی ضرورت بھی پیش آتی تھی۔

اب تمام قریش نے طئے کیا کہ موجودہ خستہ حال عمارت کو توڑ کر ایک نئی اور مضبوط عمارت بنائی جائے۔لہذا سارے قبیلوں نے مل بانٹ کر تعمیر کعبہ کا کام انجام دیا لیکن جب حجرہ اسودکو اس کی جگہ نصب کرنے کا موقع آیا توقبیلوں کے درمیان اختلاف پیدا ہوگیا

ہر قبیلہ کا سردار چاہتا تھا یہ کام اس کے ہاتھوں انجام پائے، یہاں تک کہ جھگڑا بڑھتا گیا اور آیس میں تلواریں کھنچ گئیں۔تب ایک معمر اور تجربہ کار شخص ابو امیہ بن مغیرہ کے مشوره پر یہ طئے پایا کہ اگلے دن کعبۃللہ میں جو شخص سب سے پہلے داخل ہوگا اسی کا فیصلہ مان لیا جائے گا۔

الله کا کرنا ایسا ہوا کہ اگلی صبح جو کعبۃ الله میں سب سے پہلے داخل ہوئے اور سرور کونین محمد کی ذات مبارک تھی۔چوں کہ آب ﷺ کی شخصیت تمام میں محبوب تھ لہذا تمام نے آپ کے فیصلہ کو متفقہ طور پرتسلیم

اب آپ ﷺ کی حسن تدبیر دیکھیں ، آپ نے ایک چادر منگوائی اور اس کے بیچ میں حجرہ اسود رکھ دیا۔اور تمام قبیلوں کے سرداروں سے کہا کہ اس چادر کو اوپر اٹھایئں۔جب چادر حجرہ اسود نصب کرنے کے مقام تک پہنچ گئی تو حضور اقدس ﷺ نے اپنے ہاتھوں سے اسے اس کے مقام پر جمادیا

۔ اس طرح تمام قبیلوں کی شرکت نے سب کو خوش اور مطمئن کردیا۔اور ایک بہت بڑی جنگ آپ ﷺ کی حسن تدبیر سے ٹل گئی۔اس واقعہ کے وقت حضور ﷺ کی عمر مبارک35 برس تھی۔جس کے کچھ ہی عرصہ بعد یعنی جب آپﷺ کی عمر 40 سال ہوگئی تب آپ کو نبوت سے سرفراز کیا گیا۔

محمدﷺ کی40 سالہ زندگی کا مختصرتجزیہ

حضوراقدس الله کے حسن اخلاق اور کردار کی بلندگی سر مکہ کا بچہ بچہ واقف تھا۔امین وصادق جیسے القاب سے آپ کو نوازہ گیا تها۔مکہ میں ایسا کوئی شخص نہیں تھا جس کی نبی اسر کوئی ذاتی دشمنی رہی ہو۔بلکہ تمام لوگ آپی کو ان کی سیرت و کردارکی وجہ سے محبوب رکھتے تھے۔

آپ مظلوموں کے مددگار،یتیموں بیواوں کا سہارا اور غمخواروں کے غم خوار تھے۔ابنی پوری زندگی میں آپ نے کوئی غلط کام نہیں کیا تھا اور نہ ہی بے کار کی محفلونمیں اپنا وقت ضائع کیا تھا دو مرتبہ ایسا ہوا کہ آپ کے دل میں ایسی محفل میں شرکت کرنے کا خیال آیا جو آپ ﷺ لے لئے غير مناسب تهے،۔

لبکن الله تعالی نے اسی رات آپی پر نیند طاری کردی اور آبی اس برے فعل سر باز رہے ۔اس کے بعددوبارہ کبھی آپ نے اس چیز کا خیال نہیں کیا۔مذہبی طور پر پیروکاروں کی طرح تھی۔

بت پرستی تو در کنار آپﷺ ان بتوں کے نام کی قسمیں تک سننا گوارہ نہیں کرتے تھے۔جب کوئی آپﷺ پربتوں کا چڑھاوا پیش کرتا تو آپ اس کھانے پر اپنی نفرت کا اظہار کرتے اور ہرگز وہ کھانا قبول نہیں کرتے تھے۔

جب سے حضور ﷺ نے ہوش سنبھالا ،بت پرستی، شرک و کفر کے ماحول کو ہمیشہ ہی ناپسند کیا۔اپنے باپ حضرت ابراہیم کی طرح آپ نے بھی اپنے غور و فکر سے اس بات کا انکار کردیا تھا کہ جن پتھروں کو انسان اپنے ہی ہاتھوں سے تراش کر بت بناتا ہے وہ ان ہی انسانوں اور تمام مخلوقات کا خالق و حاجت روانہیں ہوسکتے ہیں

دھیرے دھیرے آپ نے خلوت نشینی اختیار کی۔اور مکہ سے چند میل کے فاصلہ پر موجود غار حره میں تشریف لے جاتے اور ہر وقت ابنرحقیقی خالق ومالک کی تلاش و جستجومیں لو لگائے رہتے تھے۔دنیا اور اس کی دلچسپیوں سے کٹ کرمسلسل غور و فکر میں مشغول رہتے تھے۔

یہی وہ حالات تھے جس میں حضور ﷺ کو نبوت سرسرفراز كيا گيا محسن انسانيت، بادى عالم اور رحمت للعالمين ہونے كى بشارت دى دى گئی۔اور آپ پر ایک ایسا کلام نازل کیا گیا جو رہتی دنیا تک پوری انسایت کے لئے ایک مكمل نظام حيات، بدايت نامم اور راه نجات **-_**

اعاده

عزیز طلبہ یہ تھی محمد ﷺ کی نبوت ملنے سے پہلے کی جالیس سالہ زندگی جس کا تفصیلی جائزہ آپ لوگوں کے سامنے پیش کیا گیا۔آج کے ہمارے سبق میں ہم نے یہ بات جانی کہ آپﷺ کی پیدائش کب ہوئی،اپ نے بچین اور جوانی کس طرح گذاری،آپیک کی تجارت،آپ کا نکاح اور نبوت ملنے تک کون کون سے اہم واقعات آپ کی زندگی میں رونما ہوئے ،مختلف معاملات میں آپ کا کردار مبارک کیسا تھااور اس پورے عرصہ میں حضور ﷺ کے اخلاق وعادات کیسے تھے۔

- مزید معلومات حاصل کرنے کے لئے آپ سکرین پر نمایاں کتابوں سے بھی استفادہ کر سکتے ہیں:
 ۱۔ ضیا النبی:پیر کرم شاہ ازہری
 - ٢ رحمت عالم : سيد سليمان ندوي آ

الرحيق المختوم: مولانا صفى الرحمن مبارك پورئ

• ۴۔ سیرت النبی النبی النبی علامہ شبلی نعمانی

- ۵ـ سیرت سرور عالم(پہلی جلد):مولانا مودودی و ۵ـ سیرت سرور انسانیت:مولانانعیم صدیقی
- ٧- رحمت للعالمين:قاضى سليمان منصور پورى

آج کے لئے بس اتنا ہی۔ اگلے سیشن میں پھر ملاقات ہوگی ایک نئے عنوان کے ساتھ، تب تک کے لئے آپ سے اجازت چاہتی ہوں، آداب۔